رحمۃ اللہ علیہ

شانِ اعلیٰ حضرت

اور

اکابر دیوبند

از قلم

ابو الرہتام محمد اشتیاق فاروقی مجددی رضوی

تالیف اگست 2014

جامعہ محمودیہ رضویہ اتلہ گدون صوابی

ابوالھمام محمد اشتیاق فاروقی مجددی

امام مجدد اعلیٰ حضرت کی شان اور اکابرِ دیوبند کا اعتراف

امام مجدد اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان قادری افغانی قدس سرہ کی علمی شان اور خدمات پر زمانہ گواہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو سرورِ دو جہاں نبی غیب داں علیہ وسلم نے آپ کے جد امجد حضرت قیس عبدالرشید رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول کے بارے میں بشارت سنائی تھی کہ اس مرد جری سے میری امت کا ایک عظیم طائفہ پیدا ہو گا جو جرأت و شجاعت میں لاثانی اور دین کا بطان کہلائے گا۔ (تاریخ خورشید جہاں)

امام مجدد اعلیٰ حضرت کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت قیس عبدالرشید سے ملتا ہے۔ قیس عبدالرشید کے اولاد میں امام مجدد اعلیٰ حضرت ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے بدعقیدہ فرقوں کے خلاف آواز اٹھائی اور سنی حنفی مذہب کی شدت سے تائید کی۔ یہاں ایک اور اشکال کا جواب دینا ضروری ہے کہ اگر کسی کو "طائفہ" سے اشکال ہو کہ طائفہ سے جماعت مراد لی جائے گی نہ کہ فرد واحد تو ان کی خدمت میں دارالعلوم دیوبند کے استاد مولوی بدرِ عالم میرٹھی صاحب کا اعتراف نقل کیا جاتا ہے بدرِ عالم صاحب ترجمان السنۃ میں صاحب توجیہہ النظر کے حوالے سے لکھتے ہیں "لغت میں طائفہ کسی چیز کے ایک حصہ کو کہتے ہیں اس لئے اس کا اطلاق ایک شخص سے لے کر جماعت تک کیا جا سکتا ہے" (ترجمان السنۃ جلد اول صفحہ ۱۷۷)

اسی لئے اسی طائفہ سے مراد اگر امام مجدد اعلیٰ حضرت ہی لیا جائے تو لغت کے اعتبار سے اور امام مجدد کے تجدیدی کارناموں کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔ جیسا گزر چکا ہے کہ یہ طائفہ دین اسلام کا بطان کہلائے گا۔ بطان عربی میں کشتی کے اس حصہ کو کہتے ہیں کہ ہمیشہ پانی اور سمندر کی موجوں اور نمکیات میں رہ کر بھی سلامت رہتا ہے اور ان کا اثر نہیں لیتا۔ بطان کشتی کا وہ حصہ جسے زنگ نہ لگے۔ امام مجدد اعلیٰ حضرت بھی سلف و صالحین کے عقائد کے ترجمان

تھے اور اسلام میں نئے عقائد اور جدید فرقوں کے سیلاب سے محفوظ رہے اور شدت سے قدیم حنفی مسلک داعی تھے۔

مگر آج کل بعض دیوبندی اصاغر امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرف کفر شرک کی نسبت کرتے ہیں اور امام مجدد اعلیٰ حضرت کو ایک نئے فرقے کا بانی سمجھتے ہیں۔ مگر یہ دیوبندی حضرات اپنے اکابر کے اقوال اور تصانیف سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور اگر باخبر ہیں تو پھر یہ حضرات اپنے اکابر کے باغی ہیں کیونکہ اکابرِ دیوبند نے امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو نہ تو کافر کہا ہے اور نہ مشرک بلکہ امام مجدد اعلیٰ حضرت کی طرف ایسی نسبت کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنے اقوال میں امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تعریف و مدح خوانی کی ہے۔ آیئے دیوبندی اکابر کے اس حقیقتِ اعتراف کی ایک جھلک ملاحظہ کرتے ہیں۔

دیوبندی قطب الارشاد رشید احمد گنگوہی صاحب کا اعتراف

"واللہ العظیم کہ حضرت کی زبان سے عمر بھر میں کبھی ایک کلمہ بھی ایسا سننے میں نہیں آیا جس سے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ حضرت ان (امام احمد رضا خان) کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔"

(تالیفاتِ رشیدیہ صفحہ ۱۰)

یہی نہیں بلکہ رشید احمد گنگوہی صاحب کو بھی اعتراف تھا کہ امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ ایک زبردست عالم دین ہیں اور امام مجدد کا فتاوی سند کی حیثیت رکھتا ہے اسی فتاویٰ رشیدیہ میں امام مجدد کے کئی فتاویٰ جات نقل کئے ہیں جیسا کہ!

تالیفاتِ رشیدیہ کے صفحہ ۱۸۱ اور ۸۲ پر فتاویٰ رشیدیہ میں امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا فتویٰ بہ عنوان "رنڈی کا ناچ ولہولعب" نقل کیا ہے۔

تالیفاتِ رشیدیہ کے صفحہ ۱۲۶ اور ۱۲۷ پر فتاویٰ رشیدیہ میں امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا فتویٰ بہ عنوان "فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب درباب میلاد شریف" نقل کیا ہے۔

تالیفاتِ رشیدیہ کے صفحہ ۱۵۱ پر فتاویٰ رشیدیہ میں تیجہ کے فاتحہ پر امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا فتویٰ نقل کیا ہے۔

اور ان فتاویٰ جات سے اتفاق کیا ہے اور بطور تائید پیش کئے ہیں۔ اگر امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو رشید احمد گنگوہی صاحب مستند عالم نہ سمجھتے تو کبھی بھی ان کے فتاویٰ جات کو اپنے فتاویٰ میں شامل نہ کرتے۔

دیوبندی مؤرخ شیخ محمد اکرام کا اعتراف

مخالفین کے معروف مؤرخ شیخ محمد اکرام نے موجِ کوثر میں لکھتے ہیں!

''بریلی میں ایک عالم ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوئے مولوی احمد رضا خان نام ---۔ اور نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔'' (موجِ کوثر ص ۷۰)

معروف دیوبندی مؤرخ اور سوانح نگار ابوالحسن علی ندوی صاحب کا اعتراف

ابوالحسن علی ندوی صاحب نے بھی اس حقیقت کا اعتراف اپنی کتان نزھۃ الخواطر میں کچھ یوں کیا ہے!

''انکے زمانہ میں ان کا ثانی بہت ہی کم تھا جو کہ انکے جیسا فقہ حنفی اور ان کی جزئیات پر اتنی گہری نظر رکھتا ہو اس بات کی گواہی ان کے فتاویٰ اور ان کی کتاب ''کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم'' سے ہوتی ہے جسے انہوں نے ۱۳۲۳ھ مکہ معظمہ میں رہ کر تالیف کیا تھا اس طرح سے وہ علوم ریاضیہ اور ھیاۃ والنجوم والتقویت پر بھی گہری نظر اور اس میں ان کو بڑی مہارت تھی اس طرح علم رمل اور جعفر سے بھی کافی واقفیت تھی۔'' (نزھۃ الخواطر جلد ۸، ص ۹۹) ''اس میں شک نہیں کہ وہ (اعلیٰ حضرت امام مجدد) عالم تبحر وسیع مطالعہ، حالات و مسائل پر بہت ہی واقفیت تھی ان کا قلم بہت تیز چلتا تھا کہ بہہ رہا ہے اور

کچھ لکھنے میں بہت ہی حاضر دماغ تھے" (نزھۃ الخواطر جلد ۸، ص ۹۹)۔" امام مجدد اعلیٰ حضرت ﷺ سجود تحیہ کو (ادب بجالانے کے کئے سجدہ کرنے کو) حرام سمجھتے اور اس مسئلہ میں بھی انہوں نے "الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجدہ التحیۃ" نامی رسالہ بہت ہی جامع ہے جس سے ان کے علم کی گہری صلاحیت اور قوت کا استدلال کا اندازہ ہوتا ہے اسی طرح سے جو لوگ قبروں اور مزاروں پر جا کر خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں جسے ہندوستانی عموماً عرس کا نام دیتے ہیں مگر اس کے باوجود ان قبروں پر طبلہ وغیرہ آلات کے ساتھ غناء کرنے کو حرام کہتے ہیں نیز فرضی قبروں کو مثلاً: جن کو لوگ حضرت حسین کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اسے کاغذ سے تیار کرتے ہیں اسے بھی وہ حرام کہتے ہیں۔" (نزھۃ الخواطر جلد ۸، ص ۹۹)

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی کے خلیفہ اور شبلی نعمانی کے شاگرد

جناب سید سلیمان ندوی صاحب کا اعتراف

مولوی اشرفعلی کے خلیفہ اور شبلی نعمانی کے شاگرد اور سیرۃ النبی ﷺ کی تصنیف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے جناب سید سلیمان ندوی اپنے تاثرات میں کچھیوں کرتے ہیں!

"اس احقر نے جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم کی کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں، حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب کی ہیں جن کیمتعلق کل تک یہ سنا گیا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں۔ مگر آج پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہ کار نظر آتے ہیں۔ جس قدر مولانا (احمد رضا خان) مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے۔ اس قدر گہرائی تو میرے استاد مکرم جناب شبلی نعمانی اور حکیم الامت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی اور محمود الحسن صاحب دیوبندی اور حضرت مولانا شیخ التفسیر

علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے۔"

(ماہ نامہ ندوہ، اگست ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۷ بحوالہ طمانچہ صفحہ ۳۶، ۳۵۔ سفید و سیاہ صفحہ ۱۱۳۔ امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۱۲۸۔)

دیوبندی عالم محمد یوسف بنوری صاحب کے والد محترم جناب زکریا شاہ بنوری صاحب کا اعتراف

اعلیٰ حضرت امام مجدد قدس سرہ نے کس طرح اس بطان یعنی دین کیلئے ڈھال کا کردار ادا کیا اور پرفتن دور میں ہندوستان کے مسلمانوں کو کیسے بچایا یقیناً ایک مجدد ہی یہ کارنامہ انجام دے سکتا ہے۔ اگر امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ نہ ہوتے تو ہندوستان سے حنفیت ختم ہو جاتی اس حقیقت کا اعتراف دیوبندی عالم محمد یوسف بنوری صاحب کے والد محترم جناب زکریا شاہ بنوری صاحب ان الفاظ میں کرتے ہیں!

"اگر اللہ تعالیٰ احمد رضا کو پیدا نہ فرماتا تو ہندوستان میں حنفیت ختم ہو جاتی" (امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں، ص ۱۰۰)

دیوبندی امام العصر انور شاہ صاحب کشمیری صاحب کا اعتراف

رحیم یار خان کے مولوی قاضی اللہ بخش صاحب نے انور شاہ صاحب کشمیری صاحب کا اعتراف کچھ یوں نقل کیا ہے

"جب میں دار العلوم دیوبند میں پڑھتا تھا تو ایک موقع پر حاضر و ناظر کی نفی میں مولوی انور شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ کسی نے کہا مولانا احمد رضا خان تو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔ مولوی محمد انور شاہ صاحب نے ان سے نہایت سنجیدگی کے ساتھ فرمایا کہ پہلے احمد رضا تو بنو پھر مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔" (امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں صفحہ ۱۴۱)

دیوبندی امام العصر انور شاہ صاحب کشمیری اپنا اعتراف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

''جب بندہ ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث کی شروح لکھ رہا تھا تو حسبِ ضرورت احادیث کی جزیات دیکھنے کی ضرورت پیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہوگیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شرح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں، واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم احمد رضا خان صاحب کی تحریریں شستہ اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خان صاحب ایک زبردست عالم دین اور فقیہہ ہیں۔''

(ماہ نامہ ہادی دیوبند صفحہ ۲، جمادی الاول ۱۳۳۰ھ صفحہ ۲۱۔ بحوالہ سفید و سیاہ صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔ امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱)

انور شاہ صاحب کشمیری کا فرمان ان کے داماد احمد رضا بجنوری صاحب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''مختار قادیانی نے اعتراض کیا کہ علماء بریلوی، علمائے دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور علمائے دیوبند بریلوی پر۔ اس پر شاہ صاحب نے فرمایا:۔ میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرات دیوبند ان کی تکفیر نہیں کرتے۔''

(ملفوظاتِ کشمیری صفحہ ۶۹)

مولانا غریب اللہ صاحب بانی دار العلوم مجددیہ مانکئی ضلع صوابی لکھتے ہیں کہ جب قادیانیوں نے انور شاہ صاحب کشمیری سے سوال کیا اور اس کا جواب کشمیری صاحب نے دیا ملاحظہ ہو!

''سوال:۔ اگر علماء بریلی نے نیک نیتی سے ٹھیک سمجھ کر علماء دیوبند پر یہ الزامات لگائے ہوں

تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ایسی صورت میں علمائے بریلی کو ثواب حاصل ہوگا'' (ضربِ شمشیر صفحہ ۶۲)

تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس صاحب کا اعتراف

''اگر کسی کو محبت رسول علیہ التحیۃ الثناء سیکھنی ہو تو بریلوی سے سیکھے۔''

(امام احمد رضا ارباب علم ودانشوروں کی نظر میں صفحہ ۱۱۴ حاشیہ)

مولوی سعید احمد اکبر آلہ آبادی کا اعتراف

''وہ (مولانا بریلوی) ایک زبردست صلاحیت کے مالک تھے۔ان کی عبقریت کا لوہا پورے ملک نے مانا ہے۔'' (خیابانِ رضا صفحہ ۳۸۲)

دیوبندی شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب کا اعتراف

دیوبندی شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے اعلیٰ حضرت امام مجدد کو کچھ یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں!

''اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالمِ دین ہے تو وہ احمد رضا خان بریلوی ہیں کیونکہ میں مولانا احمد رضا خان کو بہت وسیع النظر اور بلند خیال، عالم دین، صاحب فکر ونظر پاتا ہوں۔''

(خیابانِ رضا صفحہ ۳۸۰)

دیوبندی شیخ الادب مولوی اعزاز علی نے یہ بھی لکھا ہے

''آپ فاضل بریلوی کے دلائل قرآن وسنت سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں۔لہٰذا میں آپ کو مشورہ دونگا اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ میں کسی قسم کا الجھن ہو تو آپ بریلی میں جاکر مولانا احمد رضا خان صاحب سے تحقیق کریں۔'' (رسالہ النور شوال المکرم ۱۳۴۲ھ بحوالہ سفید وسیاہ صفحہ ۱۱۴)

دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی صاحب کا اعتراف

دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی صاحب نے اعتراف کیا کہ

''وہ (اعلیٰ حضرت امام مجدد) بہت بڑے عالم دین اور محقق بلند پایہ تھے'' (خیابانِ رضا صفحہ ۳۸۰)

دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی صاحب نے یہ اعتراف بھی کیا کہ

''مولانا احمد رضا کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے کیونکہ وہ بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے۔ مولانا احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت ہی بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔''

(ہادی دیوبند صفحہ ۲۱ بابت ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ بحوالہ طمانچہ۔ امام احمد رضا اور عشق مصطفی علیہ صلی اللہ صفحہ ۱۰)

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی صاحب تھانوی کا اعتراف

مفتی محمد حسن امرتسری خلیفہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کا اعتراف پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی صاحب یوں بیان کرتے ہیں کہ تھانوی صاحب نے فرمایا!

''اگر مجھے مولوی احمد رضا خان صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا''۔

(بروایت بہاء الحق قاسمی، حیات امداد صفحہ ۳۸۔)

رائے ونڈ کی تبلیغی تحریک کا تعارفی مطالعہ لکھتے ہوئے دیوبندی مکتب فکر کے ہاتف سعید صاحب اپنی کتاب ''سیر سعادت'' میں لکھتے ہیں

''روایت ہے کہ مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی کو مولانا احمد رضا خان بریلوی کی امامت میں بھی نماز پڑھ لینے میں کوئی عذر نہ تھا۔ اور مولانا شبیر احمد عثمانی سنی مسلک سے دیوبندی تعلیم کو علیحدہ ہی تسلیم نہ کرتے تھے۔'' (سیرِ سعادت ص ۱۷۴)

اس حقیقت کا اعتراف اشرفعلی صاحب تھانوی خود اپنے ملفوظات میں کرتے ہیں

''ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلیوں میں صلح ہو جائے۔ میں نے کہا ہماری طرف سے تو کوئی جنگ نہیں وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے۔''
(ملفوظاتِ حکیم لامت جلد ۷ صفحہ ۶۶)

تھانوی صاحب ایک اور تصنیف میں لکھتے ہیں

''ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ فرمایا ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں۔''
(قصص الاکابر لقصص الاصاغر، صفحہ ۲۴۴)

تھانوی صاحب کا اعتراف کہ میں نے اعلیٰ حضرت کے جواب میں ایک سطر بھی نہیں لکھی

''خان صاحب نے ساری عمر اسی میں صرف کی کہ مجھ کو برا بھلا کہا مگر الحمد للہ میں نے ایک سطر بھی جواب میں نہیں لکھی۔'' (ملفوظاتِ حکیم لامت جلد ۸ صفحہ ۳۷)

اشرف السوانح کی اس پہلی جلد پر تھانوی صاحب کی تصدیق بنام''
کشف حقیقت اشرف السوانح'' بھی موجود ہے۔

اس حقیقت کا اظہار صاحب ''سیرت اشرف'' نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

''احمد رضا خان بریلوی کے جواب میں کبھی ایک سطر بھی نہیں لکھی۔'' (سیرت اشرف جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

تھانوی صاحب کا معمول تھا کہ کوئی امام اعلیٰ حضرت کے خلاف برا بھلا کہتا تو بڑے شد و مد کے ساتھ رد کرتے اور امام مجدد اعلیٰ حضرت کی حمایت کرتے اس کا اعتراف صاحب اشرف السوانح یوں کرتے ہیں!

''(تھانوی صاحب) ان (امام احمد رضا) کے بھی برا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شد و مد کے ساتھ رد فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کی

مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہی ہو۔" (اشرف السوانح جلد اول صفحہ ۱۳۲۔)

صاحب "سیرت اشرف" نے بھی اس حقیقت کو بیان کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں

"ممکن ہے ان (امام احمد رضا) کی مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہی ہو۔"

(اشرف السوانح جلد ۲ صفحہ ۱۶۶)

صاحب تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی اس حقیقت کو کھل کر بیان کر کے یوں لکھا ہے!

"(مولانا احمد رضا بریلوی) اکابر دیو بند کی تکفیر کرتے تھے اور ان کی خلاف بہت سے رسائل میں نہایت سخت الفاظ استعمال کرتے تھے ان کا ذکر آ گیا تو فرمایا میں (اشرفعلی تھانوی) سچ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ان کے متعلق معذب ہونے کا گمان نہیں کیونکہ ان کی نیت سب چیزوں سے ممکن ہے کہ تعظیم رسول ہی کی ہو۔" (مجالس حکیم الامت صفحہ ۱۲۵۔ اکابر کا مسلک ومشرب صفحہ ۳۱)

تھانوی صاحب نے یہ اقرار ان الفاظ میں بھی کیا ہے!

مولانا کوثر نیازی صاحب نے تھانوی صاحب کا یہ قول بھی بروایت مفتی محمد شفیع صاحب نقل کیا ہے!

"کم وبیش اسی انداز کا ایک واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا۔ فرمایا! جب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی صاحب کو کسی آ کر اطلاع کی۔ مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا: وہ عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کیلئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں! فرمایا کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے ہم پر کفر کا فتوے اس لئے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول کی

ہے۔ اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔"

(مشاہدات وتاثرات: روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء)

تھانوی صاحب یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ!

"میرے دل میں احمد رضا کا بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔"

(ہفتہ روزہ چٹان ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ بحوالہ: امام احمد رضا ارباب علم و دانشوروں کی نظر میں ۱۴۲۔ امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۹، ۱۰۔ سفید وسیاہ صفحہ ۱۱۴۔ انوار رضا صفحہ ۶۸۳)

دیوبندی مناظر مرتضیٰ حسن چاند پوری کا اعتراف

اکابر دیوبند کے مناظر مرتضیٰ حسن چاند پوری لکھتے ہیں

"اگر (امام احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔" (اشد العذاب صفحہ ۱۳)

دیوبندی مفتی اعظم رفیع عثمانی صاحب کا اعتراف

رفیع عثمانی صاحب صاحب لکھتے ہیں!

"ہمارے بزرگ فرقہ بندیوں اور گراہ بندیوں سے اتنے دور تھے کہ کبھی انہوں نے اس بات کو گوارا نہیں کیا کہ مسلک دیوبند کو ایک فرقہ سمجھا جائے اور مسلک بریلوی کو دوسرا فرقہ ہمارے بزرگوں نے کبھی دیوبندی، بریلوی کا لفظ بھی استعمال کرنا پسند نہیں فرمایا۔ اگر آج بھی کوئی اس انداز سے بات کرتا ہے تو طبیعت پر ناگوار گزرتا ہے۔" (مسلک دیوبند کسی فرقے کا نہیں اتباع سنت کا نام ہے، صفحہ ۱۸، ۱۹)

''جب ہم دار العلوم میں مدرس بن گئے تو والد صاحب نے ہمیں اپنے نام کے ساتھ دیوبندی لکھنے سے منع فرما دیا اور فرمایا کہ: ''اس سے فرقہ واریت اور گروہ بندی کی بو آتی ہے۔''

(مسلک دیوبند کسی فرقے کا نہیں اتباع سنت کا نام ہے، صفحہ ۱۸، ۱۹)

معروف دیوبندی جسٹس تقی عثمانی صاحب کا اعتراف

مولوی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں

''فتویٰ کی رو سے وہ (بریلوی) کافر نہیں۔'' (علمائے دیوبند کیا تھے صفحہ ۲۳، ۱۱۹)

دیوبندی حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب کا اعتراف

بانی دار العلوم قاسم نانوتوی صاحب کے پوتے اور دیوبندی حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب کا بیان بھی ملاحظہ ہو

''دیوبندی بریلوی کوئی فرقہ نہیں'' (خطباتِ حکیم الاسلام، جلد ۷ صفحہ ۴۷۳)

اسی دیوبندی حکیم الاسلام کے خطبات میں بطور عنوان لکھا گیا ہے

''بریلوی عالم کی توہین بھی درست نہیں۔'' (خطباتِ حکیم الاسلام، جلد ۷ صفحہ ۴۴۷)

''ایک دن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں غالباً خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب نے کسی اور نے یہ لفظ کہا کہ ''احمد رضا یوں کہتا ہے'' بس حضرت بگڑ گئے فرمایا'' عالم توہین ہمیں توہین کرنے کا کیا حق ہے۔ کیوں نہیں تم نے مولانا کا لفظ کہا۔ غرض بہت ڈانٹا ڈپٹا۔''

(خطباتِ حکیم الاسلام، جلد ۷ صفحہ ۴۴۷۔ اکابر کا مسلک و مشرب صفحہ ۳۵)

اسی دیوبندی حکیم الاسلام کے خطبات میں ''اپنے کام سے کام'' کے عنوان میں لکھا ہے

''ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نہ ہم مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی برا بھلا کہنا جائز سمجھتے ہیں نہ کبھی کہا ہے۔'' (خطباتِ حکیم الاسلام، جلد ۷ صفحہ ۴۴۸)

اسی دیوبندی حکیم الاسلام کے خطبات میں ''افراط وتفریط فرقہ واریت کی بنیاد ہے'' کے عنوان میں لکھا ہے

''مولانا احمد رضا خان اور بریلویت کے بارے میں جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو آج تک کہیں ان کی تکفیر نہیں کی گئی بہر حال وہ مسلمان ہیں۔'' (خطباتِ حکیم الاسلام، جلد ۷ صفحہ ۴۶۷)

مشہور دیوبندی عالم سید عبدالشکور صاحب ترمذی کا اعتراف

اکابر دیوبند کے ترجمان سید عبدالشکور صاحب ترمذی لکھتے ہیں

''زیادہ تر گفتگو اس میں رہی کہ بریلیوں کی بحیثیت جماعت ہمارے اکابر تکفیر نہیں کرتے۔'' (ہدایۃ الحیر ان فی جواہر القرآن صفحہ ۵۳)

معروف دیوبندی عالم محمد ادریس کاندھلوی صاحب کا اعتراف

تفسیر معارف القرآن اور سیرۃ مصطفیٰ ﷺ کے مصنف محمد ادریس کاندھلوی صاحب کے اعتراف کو مولانا کوثر نیازی صاحب نے یوں نقل کیا ہے!

''میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم ومغفور سے لیا ہے۔ کبھی کبھی اعلیٰ حضرت کا ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے ''مولوی صاحب (یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو ان فتوؤں کے سبب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' احمد رضا! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا! تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین کی تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔''

(امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت ص ۴، ۵۔ مشاہدات و تاثرات: روزنامہ جنگ

راولپنڈی ۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء)

کفایت اللہ دہلوی، انور شاہ کشمیری، محمد اصغر حسین دیوبندی، شبیر احمد عثمانی، محمد حبیب الرحمن دیوبندی، مولوی احمد سعید دہلوی، اعزاز علی دیوبندی، سید محمد عابد دیوبندی صاحبان کا اعتراف

کتاب رحمۃ اللعالمین کے مصنف سید محمد عابد صاحب نے امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے کلام حدائق بخشش سے بھی استفادہ کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں!

''اور جس گلی کوچہ سے آپ گزر فرماتے وہاں خوشبو بس جاتی

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں''

(رحمۃ للعالمین ص ۸۸)

اسی کتاب ''رحمۃ للعالمین کے ۷۹ اور ۸۰ اعلیٰ حضرت کی پوری نعت شریف ''سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی''، لکھی گئی ہے۔ مگر نعت شریف کے آخری شعر میں امام مجدد اعلیٰ حضرت کے نام کو اس طرح حذف کیا ہے!

''غمزدوں کو مژدہ دیجئے کہ ہے بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی''

(رحمۃ للعالمین ص ۸۰)

حالانکہ امام مجدد اعلیٰ حضرت کا یہ شعر کچھ یوں ہے

''غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی''

(حدائق بخشش صفحہ ۷۰)

یہ کتاب محمد سعید اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی سے شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب پر اکابر دیوبند کی تقاریظ و تصدیقات موجود ہیں جن میں یہ اکابر

سرفہرست ہیں مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی، انور شاہ صاحب کشمیری صاحب، محمد اصغر حسین دیوبندی صاحب، مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب، محمد حبیب الرحمٰن دیوبندی صاحب، مولوی احمد سعید دہلوی صاحب، مولوی اعزاز علی دیوبندی صاحب۔ یہ سب دیوبندی حضرات امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی شاعری سے متاثر تھے۔ کیونکہ کسی کتاب پر تقریظ اس کتاب کی تصدیق ہوتی ہے جیسا کہ دیوبندی حکیم للامت بیان کرتے ہیں!

''مجمل مطالعہ تقریظ کے لئے کافی نہیں کیونکہ تقریظ شہادت ہے اس لئے اس میں واقعہ کی پوری کیفیت معلوم ہونا شرط ہے'' (ملفوظات حکیم الامت جلد ۶ صفحہ ۷۰)

شعر میں تحریف کے ذمہ دار کون ہیں کاتب یا مصنف؟ یا یہ دیوبندی اکابر؟ مگر یہ بات تو طے ہوگئی کہ امام مجدد اعلیٰ حضرت کی شاعری ان سب کے ہاں مقبول اور قابل مطالعہ ہے۔

دیوبندی مؤرخ مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب کے خلیفہ معروف دیوبندی عالم مفتی محمد سعید خان صاحب کا اعتراف

امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے علمی تحقیقات کو وہی بیان کرسکتا ہے جس نے آپکے علمی تصانیف اور فتاویٰ کو باریک بینی سے مطالعہ کیا ہو۔ اسی حقیقت کا اظہار معروف دیوبندی عالم مفتی محمد سعید خان صاحب (جو دیوبندی مؤرخ مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب کے مجاز خلیفہ ہیں) ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''فتاویٰ رضویہ میں جناب احمد رضا خان صاحب جو ہمیں فزکس، کیمسٹری، جیالوجی، اور متعدد موجودہ دنیوی علوم پر بحث کرتے ہوئے ملتے ہیں تو ان کی معلومات کا اصل منبع یہی نصاب اور اس سے متعلقہ کتابیں ہی تو ہیں، جو انہوں نے نہایت عرق ریزی سے پڑھی تھیں۔ ان کا اور ہمارا مسلکی اختلاف اپنے مقام پر لیکن کیا قرآن ہمیں یہ تعلیم نہیں دیتا کہ اگر کوئی

خوبی دشمن میں بھی ہوتو اس کا اعتراف کرنا چاہئے۔ ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلو ا اعدلو ھو اقرب للتقویٰ (پ ٦ سورہ المائدہ آیت ٨)اور کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف سے کام لو، اور یہی طرز عمل تقویٰ سے قریب ہے۔ جناب احمد رضا خان صاحب کی اس خوبی کا اعترف یا انکار کرنے کا حق صرف اسی شخص کو پہنچتا ہے، جس نے ان کے فتاویٰ رضویہ کی تیس (٣٠) جلدوں کا نہایت باریک بینی سے مطالعہ کیا ہو۔'' (قیام دار العلوم دیو بند ایک غلط فہمی کا ازالہ ص ٢٩، ٣٠)

اعلیٰ حضرت امام مجدد کی علمی وسعت دیکھ کر علماء دیو بند بھی انگشت بدنداں ہیں اس حیرت کا اظہار مشہور دیو بندی مورخ ابوالحسن علی ندوی صاحب کے خلیفہ مفتی سعید خان دیو بندی ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''لیکن جناب احمد رضا خان صاحب کی کتابوں اور خاص طور پر ان کے فتاویٰ کو پڑھ کر دماغ میں ہمیشہ یہ سوال اٹھا کیا کہ جس کثرت سے جناب احمد رضا خان صاحب کتابوں پر کتابوں کے حوالے دیے چلے جاتے ہیں آخر ان کے پاس یہ کتابیں تھیں کہاں؟ اگر ان کا ذاتی کتب خانہ واقعی اتنی کتابوں اور مخطوطات سے بھر پور ہوتا تو جگ میں دھوم مچ جاتی۔ یا پھر ان کے آبائی شہر بریلی میں اتنا بڑا کتب خانہ تھا؟ یا بریلی کے محلے کتب خانے میں اتنی کتابیں تھیں کہ ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں؟ ان کا انتقال صرف ٩٠ برس پہلے ١٩٢١ء ہی میں تو ہوا۔ وہ کوئی زیادہ قدیم دور کی گزری ہوئی شخصیت بھی نہیں ہیں کہ تحقیق مشکل سے ہو سکے پھر ان کے کتب خانے کا کوئی سراغ کیوں نہیں ملتا؟ ممکن ہے کہ اس سوال کا کوئی جواب ہو اور ہمارے مطالعے میں نہ آیا ہو۔ امید ہے کہ بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کرام اس سوال کا کوئی تسلی بخش اور مستند جواب تحریر فرما سکیں گے۔'' (قیام دار العلوم دیو بند ایک غلط فہمی کا ازالہ ص ٣٠)

اشاعت التوحید والسنۃ کے معروف سوانح نگار انجینئر میاں محمد الیاس صاحب کا اعتراف

اشاعت التوحید والسنۃ کے معروف سوانح نگار انجینئر میاں محمد الیاس صاحب صوفیاء کرام کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''جیسا کہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی دعوت و اشاعت میں صوفیاء کا کردار بہت زیادہ ہے عرب و ترکستان سے جو صوفیاء ہندوستان آئے اور یہاں آکر دین اسلام کی تبلیغ کی۔''

(مولانا محمد طاہر اور انکی قرآنی تحریک صفحہ ۴۹)

اعلیٰ حضرت امام مجدد قدس سرہ ان ہی صوفیاء کرام کے مبلغ تھے جیسا کہ انجینئر میاں محمد الیاس صاحب نے لکھا ہے!

''حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا جس فکر کے محرک و موید اور مبلغ تھے۔ وہ صوفیاء کی باطنی تحریک کی صورت میں صدیوں سے مسلم معاشرہ میں موجود تھی۔''

(حیاتِ شیخ القرآن غلام اللہ خان صفحہ ۱۴)

دیوبندی ابوالکلام آزاد کا اعتراف

''مولانا احمد رضا ایک سچے عاشق رسول گزرے ہیں۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا کہ ان سے توہین نبوت ہو۔'' (اما احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں صفحہ ۹۶_ تحقیقات صفحہ ۱۲۴ از مفتی شریف الحق امجدی)

دیوبندی پروفیسر سلیم چشتی صاحب کا اعتراف

'' مولانا احمد رضا خان بریلوی نے سرکار ابد قرار زبدۂ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں جو منظوم پیش کیا ہے اسے یقیناً شرف قبولیت حاصل ہو گیا کیونکہ

ہندو پاک میں شائد ہی کوئی عاشق ایسا ہو جس نے اس کے دو چار شعر حفظ نہ کر لئے ہوں۔"

ندائے حق ص ۳۱، بحوالہ اما احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں صفحہ ۱۰۲۔ انوارِ رضا صفحہ ۶۸۸)

مولانا خلیل الرحمٰن بن مولانا احمد علی سہارنپوری کی عقیدت اور بانی ندوۃ العلماء مولانا محمد علی مونگیری کا اعتراف

"۱۳۰۳ھ میں مدرسۃ الحدیث پیلی بیت کے تاسیسی جلسہ میں علماء سہارنپور، لاہور، جون پور، بدایوں کی موجودگی میں محدث سورتی کی خواہش پر اعلیٰ حضرت نے علم الحدیث پر متوتر تین گھنٹوں تک پر مغز و مدلل کلام فرمایا۔ جلسہ میں موجود علماء کرام نے ان کی تقریر کو استعجاب کے ساتھ سنا اور کافی تحسین کی۔ مولانا خلیل الرحمٰن بن مولانا احمد علی سہارنپوری نے تقریر ختم ہونے پر بیساختہ اٹھ کر اعلیٰ حضرت کی دست بوسی کی۔ اور فرمایا اگر اس وقت والد ماجد ہوتے تو وہ آپ کے تبحر علمی کی دل کھول کر داد دیتے۔ اور انہیں کو اس کا حق بھی تھا۔ محدث سورتی اور مولانا محمد علی مونگیری (بانی ندوۃ العلماء) نے بھی اس کی تائید فرمائی۔"

(اما احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں صفحہ ۱۲۵)

معین الدین ندوی صاحب کا اعتراف

"مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی صاحب مرحوم اس دور کے صاحب علم و نظر علماء و مصنفین میں تھے۔ فقہ و حدیث پر ان کی نظر وسیع و گہری تھی مولانا نے جس وقتِ نظر اور تحقیق کے ساتھ علماء کے استفسارات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں اس سے ان کی جامعیت علمی بصیرت قرآنی استحضار ذہانت اور طبائی کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے عالمانہ محققانہ فتاوے مخالف و موافق ہر طبقہ کے مطالعہ کے لائق ہیں۔

(ماہنامہ معارف اعظم گڑھ ستمبر ۱۹۴۹ بحوالہ اما احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹۔ انوار رضا صفحہ ۶۸۶)

مشہور دیوبندی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کا اعتراف

ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب نے تاریخی دستاویز میں امام مجدد اعلیٰ حضرت کو ''اعلیٰ حضرت'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھا ہے۔ اور علماء بریلوی کو اہلسنت و جماعت بھی لکھا ہے۔ تاریخی دستاویز میں باب بنام ''اہلسنت والجماعت علماء بریلوی کے تاریخ ساز فتاوائ'' قائم کر کے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ کو علمائے بریلوی میں شامل کر کے انہیں غوثِ وقت لکھا ہے اور اس کے بعد امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا نام جس احترام سے لکھا ہے آیئے ملاحظہ کرتے ہیں!

''اہلسنت والجماعت علماء بریلوی کے تاریخ ساز فتاوائ۔ جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ غوثِ وقت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔'' (تاریخی دستاویز صفحہ ۱۱۳)

''اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ'' (تاریخی دستاویز صفحہ ۱۱۴)

اسی صفحہ پر امام مجدد کے بارے میں عنوان قائم کر کے لکھا ہے ''اعلیٰ حضرت کی تصانیف رد شیعت میں''

''اعلیٰ حضرت نے رد شیعت میں ''ردالرفضہ'' کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔'' (تاریخی دستاویز صفحہ ۱۱۴)

معلوم ہوا کہ امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ اکابرِ دیوبند کے نزدیک بھی ''اعلیٰ حضرت'' تھے۔ اور ان کیلئے دعا گے تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھنا اس پر دلیل ہے۔

قاری اظہر ندیم دیوبندی کا اعتراف

قاری اظہر ندیم دیوبندی صاحب نے اپنی تصنیف ''کیا شیعہ مسلمان ہیں؟'' میں امام مجدد اعلیٰ حضرت کو'امام اہلسنت'' اور''اعلیٰ حضرت'' کچھ انداز سے تسلیم کیا ہے

''امام اہلسنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ''

(کیا شیعہ مسلمان ہیں؟ صفحہ ۲۸۸۔ بحوالہ یادگارِ رضا ممبئی ۲۰۱۴ء صفحہ ۱۳۳۔ مضمون: ''اعلیٰ حضرت کی ردشیعت میں خدمات کا اعتراف علماء دیوبند کے قلم سے''میثم عباس قادری رضوی صاحب)

دیوبندی شیخ محمد زکریا صاحب کے خلیفہ مجاز پیر عزیز الرحمٰن صاحب کا اعتراف

اکابر کا مسلک ومشرب میں پیر ہزاروی صاحب نے حبیب اللہ مظاہری صاحب کا پیش لفظ شامل کیا جس میں لکھا گیا ہے۔

''دیوبندی بریلوی جو فی الحقیقت برصغیر میں اصل قوت اسلام ہیں''(اکابر کا مسلک ومشرب صفحہ ۵)

اکابر کا مسلک ومشرب میں پیر ہزاروی صاحب نے اپنے پیر بھائی عبدالحفیظ المکی صاحب کا مقدمہ شامل کیا جس کے آخر میں عبدالحفیظ مکی صاحب کچھ یوں گویا ہوتے ہیں

''اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان غلط عقائد ونظریات سے بچائے۔ اور اکابر رحمہم اللہ کے مسلک ومشرب پر قائم فرمائے اور اہل السنۃ والجماعۃ کے دونوں عظیم فریق دیوبندی، بریلوی میں اتحاد ویگانت پیدا کر کے آپس میں اپنی اور اپنے رسول ﷺ اور اپنے مبارک دین کی نسبت سے الفتیں اور محبتیں پیدا کر کے دینِ حنیف کی سربلندی اور اسلام اور مسلمانوں کی

عزت ورفعت وعظمتِ رفتہ کولوٹانے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(اکابر کا مسلک ومشرب صفحہ ۳۷)

اصاغرِ دیوبند اپنے اکابر کے ان اقوال پر غور کریں۔ کیونکہ یہ اکابِر نہ تو امام مجدد اعلیٰ حضرت کو کافر، مشرک سمجھتے تھے اور نہ کسی نئے فرقے کا بانی اور نہ بریلوی مکتبہ فکر کو نیا فرقہ سمجھتے تھے۔ بلکہ امام مجدد اعلیٰ حضرت کو امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، عالم دین فقیہ اور اسلام کے عظیم اسکالر سمجھتے تھے۔ اور آپ کو دعائیہ کلمات سے یاد فرماتے تھے نہ کہ برے الفاظ سے۔